بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۶

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۱۵

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم شنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۴ ہجرت ۱۳۴۷ ہش ۶ صفر ۱۳۸۸ھ ۴ مئی ۱۹۶۸ء | نمبر ۹۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

درخواست دعا میری خوشدامنہ صاحبہ پر جمعرات کو فالج کا شدید حملہ ہوا جس کے بعد سے اب زبان تو صاف ہے اور دماغ پر بھی کوئی اثر نہیں لیکن بائیں جانب ہنوز بے حس ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے شفا بخشے۔ آمین

محمد ابراہیم ہیڈ ماسٹر ربوہ نزیل ٹبہ سیدال شہر سیالکوٹ

خطبہ جمعہ

ہمارے اعضاء میں جن پر خدا نے کچھ پابندیاں عائد کی ہیں زبان بنیادی اہمیت کی حامل ہے

خدا کا بندہ بننے اور اس کے عباد میں شامل ہونے کیلئے ضروری ہے کہ قولِ احسن کی پیروی کی جائے

قرآنی احکام پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنی طبیعت کو ایسا بنانا چاہیئے کہ احسن کے سوا منہ سے کوئی بات ہی نہ نکلے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۹ اپریل ۱۹۶۸ء

(مرتبہ: مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج صیغہ زود نویسی)

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

گزشتہ جمعہ مَیں نے سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ نحل اور سورہ حٰم السجدۃ اور سورۂ مومنوں کی بعض آیات آپ دوستوں کے سامنے پڑھ کے آپ کی توجہ اس تعلیم اور ہدایت کی طرف مبذول کی تھی جو ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے ہمیں دی ہے۔ مَیں نے بتایا تھا کہ بنیادی اور خصوصی ہدایت انسان کی زبان، اظہار اور بیان کے متعلق اللہ تعالےٰ نے یہ دی ہے کہ

قولِ احسن کے اصول پر کاربند رہو

اور فرمایا ہے کہ اگر تم میری اس ہدایت کو قبول نہیں کروگے اور اس کے مطابق عمل نہیں کروگے تو پھر میرے عباد، میرے بندوں میں شامل ہونے کا خیال ترک کرنا پڑے گا۔ اس صورت میں تم میرے عباد میں شامل نہیں ہوسکوگے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی لئے یہ فرمایا ہے ؎

بے احتیاط اُن کی زباں وار کرتی ہے

اک دم میں اس علیم کو بیزار کرتی ہے

تو جو شخص قولِ احسن کا پابند نہیں اللہ تعالےٰ اس کے متعلق اپنی بیزاری کا اعلان کرتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کی زبان کو بے لگام نہیں چھوڑا۔ بہت سی پابندیاں اور حد بندیاں اس نے زبان پر قائم کی ہیں اور اظہار رائے زبان سے ہو، یا تحریر سے، اشارہ سے ہو یا بلیغ خاموشی سے، یہ تمام اظہار

با اخلاق آزادی کی قیود

میں بندھے ہوئے ہیں تو بنیادی ہدایت زبان کے متعلق یہ ہے کہ جو بات کہو احسن کہو اگر اللہ کے بندوں میں شامل ہونا چاہتے ہو۔ اگر شیطان کے بندے بننا چاہتے ہو تو یہ تمہاری مرضی ہے۔ قولِ احسن کے اصول پر کاربند ہوئے بغیر کوئی شخص خدا کے عباد میں شامل نہیں ہوسکتا۔

اظہار کا یا بیان کا بڑا تعلق الٰہی سلسلہ میں تبلیغ اور اشاعتِ حق، اشاعتِ اسلام سے ہے۔ اور اس وقت اللہ تعالےٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ قریباً تمام دنیا میں پھیل چکی ہے۔ سو جہاں بھی ہمارے احمدی بستے ہیں انہیں چاہیئے کہ اشاعتِ اسلام اور تبلیغ کے سلسلہ میں

قرآن کریم نے جو ہدایات دی ہیں

جن میں سے بعض بنیادی باتوں کا تعلق ان آیات سے ہے جن پر مَیں نے گزشتہ خطبہ دیا تھا، ان کو اپنے سامنے رکھیں اور کبھی بھی نفس کے جوش سے اپنے رب کو ناراض نہ کریں۔ ان آیات میں جو گزشتہ جمعہ میں نے پڑھیں اور جن کے متعلق مَیں نے خطبہ دیا تھا اللہ تعالےٰ نے مندرجہ ذیل باتیں بیان کی ہیں۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

(۱) یہ کہ دعوت الی الحق (اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے) کا کام سپرد کرتے ہوئے قرآن کریم نے جو ہدایت انسانوں کے لئے دی ہے وہ یہ ہے کہ اشاعت حق کا کام ان علمی اور عقلی دلائل کے ساتھ کیا جائے جو قرآن کریم میں بکثرت پائے جاتے ہیں یا وہ علمی دلائل جو قرآن کریم کے علمی اور عقلی دلائل کی تائید میں دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے بعض دلائل کو تو اپنی حکمتِ کاملہ سے صدیوں محفوظ رکھا۔ اور آج انہیں اس لئے ظاہر کر رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور آپ کے بیان کی سچائی پر وہ دلیل ٹھہریں۔

(۲) دوسری ہدایت یہ دی کہ قرآن کریم میں صرف علمی اور عقلی دلائل ہی نہیں بلکہ

بہت سے روحانی اسرار اور روحانی انوار

بھی پائے جاتے ہیں۔ تو دوسروں کے سامنے قرآن کریم کے روحانی اسرار و انوار پیش کرنے چاہئیں اور میں نے بتایا تھا کہ اس وقت بہترین تفسیر جو اس زمانہ کے حالات کے مطابق ہمارے پاس ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سکھائی ہوئی تفسیر ہے۔

(۳) پھر ہمیں یہ ہدایت کی گئی ہے کہ ہر محل پر بولنا جو ہے وہ خوبی نہیں بلکہ بعض دفعہ گندہ دہنی کے مقابلہ میں انسان ایک بلیغ خاموشی کو اختیار کرتا ہے جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلصَّمْتُ حُكْمٌ۔ حکم کے معنی یہاں مفردات راغب میں حکمت کے لکھے ہیں۔

(۴) پھر ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ مخاطب کی طبیعت اور اس کے علم اور اس کی ذہنیت کے مطابق اس سے بات کرنی چاہیئے۔ اور جو ایسا نہیں کرتا۔ وہ

حکمت سے بعید بات

کرتا ہے۔ بعض دفعہ بعض نوجوان اپنی جوانی کے جوش میں اس چیز کو بھول جاتے ہیں کہ بات تو اس سے کرنی چاہیئے جس کی طبیعت کا ہمیں علم ہو، اور واقفیت ہو اور اس کی ذہنیت سے ہم واقف ہوں اور وہ بات اس کے سامنے ہم کریں جو وہ سمجھ سکتا ہو۔ میں نے سنا ہے کہ بعض دفعہ بعض نوجوان مساجد میں رات کے وقت اپنے رسالے یا اپنے اشتہار چھوڑ آتے ہیں یا دوکانوں کی دہلیز میں سے اندر اپنا لٹریچر رکھ دیتے ہیں تو یہ حکمت کا طریق نہیں۔ یہ وہ طریق نہیں جسے اللہ تعالیٰ نے پسند کیا ہے۔ نہ یہ وہ طریق ہے جو اثر انداز ہو سکتا ہے۔ ہمارا مقصد یہ نہیں کہ پچاس ہزار اشتہار طبع کروا کے اسے تقسیم کر دیں۔ مقصد تو یہ ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ایک نور کو پایا۔

ہم نے ایک برکت کو حاصل کیا

ہم پر رحمت کے دروازے کھلے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم نے اس نور، اس برکت اور اس رحمت کو حاصل کیا ہے۔ ہمارے دوسرے بھائی بھی اس نور، برکت اور رحمت کو حاصل کریں۔ لیکن ایسا طریق اختیار کرنا کہ ان حسین جنتوں کے دروازے وا ہونے کی بجائے اور بھی ان پر بند ہو جائیں یہ تو حکمت کا طریق نہیں ہے۔ ان چیزوں سے ہمیشہ بچتے رہنا چاہیئے اور بڑے استغفار کے ساتھ اور بڑے تضرع کے ساتھ اور بڑی محبت اور پیار کے ساتھ ان باتوں کو ان بھائیوں کے سامنے پیش کرنا چاہیئے۔ جو ابھی ان باتوں کو تسلیم نہیں کرتے اور ان پر ایمان نہیں لاتے تا وہ یہ یقین کر سکیں کہ یہ شخص انتہائی محبت سے، انتہائی خلوص سے، ہمارے سامنے یہ باتیں رکھ رہا ہے اور کوئی لڑائی اور جھگڑا اور فساد کا دروازہ نہ کھلے۔

(۵) پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ صرف زبان کا قول کافی نہیں بلکہ عمل کا جو اظہار ہے۔ اس کے ذریعہ دوسروں کے دلوں تک پہنچنے کی کوشش کرنی چاہیئے

حسن سلوک ایک بہترین راہ ہے

جس سے کہ اگلا آدمی کم از کم اس بات کا قائل ہو جاتا ہے کہ یہ شخص میرا دشمن نہیں جو کچھ کر رہا ہے، میری ہمدردی، بھلائی اور خیر خواہی کی وجہ سے کر رہا ہے۔ وہ آپ کو غلط راہ پر سمجھ سکتا ہے، وہ آپ کے عقیدہ کو غلط عقیدہ سمجھ سکتا ہے، وہ آپ کے عمل کو جو اس عقیدہ کے مطابق ہے۔ ہو سکتا ہے کہ عمل صالح نہ سمجھے۔ لیکن ان کو یہ وہم کبھی نہیں گزرنا چاہیئے۔ کہ یہ شخص جو کچھ کر رہا ہے۔ وہ محبت کے منبع سے نہیں پھوٹا بلکہ دشمنی اور فساد کے منبع سے پھوٹا ہے۔

(۶) پھر اللہ تعالیٰ نے اس طرف ہمیں متوجہ کیا ہے کہ

"موعظہ حسنہ" کی تعلیم پر عمل کرو

جو الٰہی سلسلے جاری کئے جاتے اور قائم کئے جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ بعض پہلو انذاری بھی ہوتے ہیں۔ موعظہ اور اس وعظ اور نصیحت کو کہتے ہیں جس میں انذار کا اظہار کیا جائے۔ سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انذار کا اظہار دوسروں کو غصہ دلانے والا اور غلط فہمی پیدا کرنے والا بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے بڑی احتیاط سے کام لیا کرو جب انذاری پیشگوئیاں بیان کیا کرو۔ انذار کے ساتھ تبشیر کے پہلوؤں کو بھی نمایاں کرتے چلے جاؤ تاکہ سننے والے یہ سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو انذاری وعید اور پیشگوئیاں کی ہیں وہ ہماری ہی بھلائی کے لئے ہیں، اور ساتھ ہی یہ شرط کر دی ہے کہ اگر انسان توبہ کرے اور توبہ اصلاح ہو اور اپنے رب اور مولیٰ کی طرف رجوع کرے تو یہ وعید ٹل جایا کرتے ہیں اور ضروری ہے کہ اصلاح کے بعد انذاری پیشگوئیاں پوری نہ ہوں۔ جیسا کہ انبیائے سابقین جو ہیں ان کی پیشگوئیوں کی تاریخ سے بڑی اچھی طرح واضح ہوتا ہے۔

(۷) پھر ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ منکر اور مخالف کے اعتقادات کے دھارے کا منہ موڑنے کے لئے امن اور صلح کی راہوں کو اختیار کرو۔ فتنہ اور فساد کی راہوں سے اجتناب کرو اور احسن کے ساتھ اس کا مقابلہ کرو۔ اور

(۸) آٹھویں بات ہمیں یہ بتائی گئی تھی کہ جب تم نے اپنے جتھے کی مضبوطی اپنی عزت کے استحکام یا اپنی خواہشوں کو پورا کرنے کے لئے دنیا کو اپنی طرف نہیں بلانا بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا ہے اور تمہاری ذات کا اس میں کوئی فائدہ نہیں تو اللہ تعالیٰ نے جس راہ اور جس طریق سے بلانے کا حکم دیا ہے اس طریق کو اختیار کرو اور نرمی اور محبت اور پیار سے کام لو۔ پھر

(۹) پھر ہمیں کہا گیا ہے کہ منہ کی باتیں اگر دل، اور اگر جوارح اور اگر روح سے نہ نکلیں تو وہ اثر انداز نہیں ہوا کرتیں۔ اس لئے تم

دنیا کے سامنے عملی نمونہ رکھو

فرمایا:۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا

تو جب تک عمل صالح ساتھ نہ ہو اس وقت تک تمہاری باتیں دنیا کے دلوں کو جیتیں گی نہیں اور فتح نہیں کریں گی اور ان دلوں کو جیت کر اور ان دلوں کو فتح کر کے تم اس قابل نہیں ہو گے کہ تم انہیں اپنے رب کے قدموں پر لا ڈالو۔ اس لئے جب تم حق کی اشاعت کے لئے اپنے گھروں سے یا اپنے شہر سے اپنے قفس سے جو نفس کی خواہشات کا ایک پنجرہ ہوتا ہے۔

اس سے باہر نکلو تو اس وقت عملی نمونہ اپنے ساتھ لے کے جانا۔ ورنہ تمہاری باتیں جو ہیں وہ ایک کان میں داخل ہوں گی اور دوسرے کان سے باہر نکل جائیں گی۔

(۱۰) پھر دسویں بات یہ بتائی گئی ہے کہ وہ عمل جو بظاہر عمل صالح نظر آتا ہے ضروری نہیں کہ وہ خدا کی نگاہ میں بھی عمل صالح ہو۔ اس لئے

تمہاری رُوح کی بھی آواز

یہی ہونی چاہیئے کہ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ کہ میں آستانۂ الٰہی پر ہر وقت جھکی ہوئی ہوں۔ اور تمہاری رُوح دنیا کے کان میں یہ آواز ڈالے کہ میں نے اپنا اور اپنوں کا سب کچھ اپنے رب کی راہ میں قربان کر دیا ہے۔

پس ان باتوں کا تبلیغ کے اوقات میں اور اشاعتِ اسلام کرتے ہوئے خیال رکھنا ضروری ہے۔ غلط راہ اختیار کر کے شاید ہم ظاہر بین نگاہ کو اور شاید اپنے دلوں کو بھی خوش کر لیں لیکن جب تک ہم خدا تعالیٰ کی فرمودہ ان باتوں کا خیال نہیں کریں گے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس کے عباد میں شامل نہ ہوں گے۔ اور اس کی رحمت اور برکت ہماری کوششوں میں نہ ہو گی۔ اور

وہ فتح کے وعدے اور وہ کامیابی کی بشارتیں

جو غلبۂ اسلام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے دی ہیں ہم ان بشارتوں کے اور ان وعدوں کے وارث نہیں ٹھہریں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان باتوں کی طرف اپنی جماعت کو، اپنے ماننے والوں کو بار بار متوجہ کیا ہے۔ لیکن کم ہیں ہم میں سے جو کثرت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو پڑھنے والے اور آپ کے ارشادات پر غور کرنیوالے ہیں اس نیت کے ساتھ کہ جو ہدایتیں آپ نے ہمیں دی ہیں اور جس رنگ میں اسلام کا نور آپ ہم پر چڑھانا چاہتے ہیں اس میں ہم اپنی کوشش، تدبیر، مجاہدہ اور دعا کے نتیجہ میں کامیاب ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ ہم پر رحم کرے اور ہم وہ بن جائیں جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں دیکھنا چاہتے تھے اس وقت میں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض حوالے

آپ دوستوں کے سامنے پڑھنا چاہتا ہوں تا آپ یہ سمجھیں کہ آپ (علیہ السلام) کے دل میں کس قدر درد اور تڑپ تھی ان باتوں سے متعلق اور کس قدر تربیت کرنا چاہتے تھے آپ اپنی جماعت کے افراد کی۔ اور کس طرح بار بار اور مختلف طریق سے آپ نے جماعت کو اس طرف متوجہ کیا ہے کہ اگر خدا کے حقیقی عبد اور بندے بننا چاہتے ہو اور اس کی رحمتوں کے وارث بننا چاہتے ہو اُن وعدوں اور بشارتوں کے وارث بننا چاہتے جو آپ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو دی ہیں تو انہیں کن راہوں کو اختیار کرنا چاہیئے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"خبردار رہو نفسانیت تم پر غالب نہ آوے ہر ایک سختی کی برداشت کرو۔ ہر ایک گالی کا نرمی سے جواب دو تا آسمان پر تمہارے لئے اجر لکھا جاوے۔"

"یاد رکھو کہ ہر ایک جو نفسانی جوشوں کا تابع ہے ممکن نہیں کہ اس کے لبوں سے

حکمت اور معرفت کی بات

نکل سکے۔ بلکہ ہر ایک قول اس کا فساد کے کیڑوں کا ایک انڈا ہوتا ہے، بجز اس کے اور کچھ نہیں۔ پس اگر تم رُوح القدس کی تعلیم سے بولنا چاہتے ہو تو تمام نفسانی جوش اور نفسانی غضب اپنے اندر سے باہر نکال دو۔ تب پاک معرفت کے بھید تمہارے ہونٹوں پر جاری ہوں گے اور آسمان پر تم دُنیا کے لئے ایک مفید چیز سمجھے جاؤ گے۔ اور تمہاری عمریں بڑھائی جائیں گی۔ تمسخر سے بات نہ کرو اور ٹھٹھے سے کام نہ لو۔ اور چاہیئے کہ سفلہ پن اور اوباش پن کا تمہارے کلام میں کچھ رنگ نہ ہو تا حکمت کا چشمہ تم پر کھلے

14

حکمت کی باتیں دلوں کو فتح کرتی ہیں

لیکن تمسخر اور سفاہت کی باتیں فساد پیدا کرتی ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو سکے سچی باتوں کو نرمی کے لباس میں بناؤ تا سامعین کے لئے موجب ملال نہ ہوں۔ جو شخص حقیقت کو نہیں سوچتا اور نفس سرکش کا بندہ ہو کر بدزبانی کرتا ہے اور شرارت کے منصوبے جوڑتا ہے وہ ناپاک ہے۔ اس کو کبھی خدا کی طرف راہ نہیں ملتی اور نہ کبھی حکمت اور حق کی بات اس کے مُنہ پر جاری ہوتی ہے۔ پس اگر تم چاہتے ہو کہ خدا کی راہیں تم پر کھلیں تو نفسانی جوشوں سے دُور رہو اور کھیل بازی کے طور پر بحثیں مت کرو کہ یہ کچھ چیز نہیں اور وقت ضائع کرنا ہے۔ بدی کا جواب بدی سے مت دو، نہ قول سے نہ فعل سے، تا خدا تمہاری حمایت کرے۔ اور چاہیئے کہ دردمند دل کے ساتھ سچائی کو لوگوں کے سامنے پیش کرو نہ ٹھٹھے اور ہنسی سے۔

کیونکہ مُردہ ہے وہ دِل

جو ٹھٹھا ہنسی اپنا طریق رکھتا ہے۔ اور ناپاک ہے وہ نفس جو حکمت اور سچائی کے طریق کو نہ آپ اختیار کرتا ہے اور نہ دوسروں کو اختیار کرنے دیتا ہے۔ سو تم اگر پاک علم کے وارث بننا چاہتے تو نفسانی جوش سے کوئی بات مُنہ سے مت نکالو کہ ایسی بات حکمت اور معرفت سے خالی ہو گی۔ اور سفلہ اور کمینہ لوگوں اور اوباشوں کی طرح نہ چاہو کہ دشمن کو خواہ نخواہ ہتک آمیز اور تمسخر کا جواب دیا جائے۔ بلکہ دل کی راستی سے سچا اور پُر حکمت جواب دو تا تم آسمانی اسرار کے وارث ٹھہرو۔"

(نسیم دعوت صفحہ ۴-۵۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۳۶۶-۳۶۷)

اسی طرح جو منکر اور مخالف اور گندہ دہنی سے کام لینے والے اور انتہائی بدزبانی کرتے ہوئے گالیاں دینے والے ہیں ان کے متعلق آپ فرماتے ہیں:۔

"میں

اپنی جماعت کو نصیحت

کرتا ہوں کہ ان کو مناسب ہے کہ ان کی (دشمنوں کی) گالیاں سُن کر برداشت کریں اور ہرگز ہرگز گالی کا جواب گالی سے نہ دیں کیونکہ اس طرح پر برکت جاتی رہتی ہے۔ وہ صبر اور برداشت کا نمونہ ظاہر کریں اور اپنے اخلاق دکھائیں یقیناً یاد رکھو کہ

عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی

ہے۔ جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل اور فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے۔ غصہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۰)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کو چاہیئے

کہ اپنے مخالفوں کے مقابل پر نرمی سے کام لیا کرے۔ تمہاری آواز تمہارے مقابل کی آواز سے بلند نہ ہو۔ اپنی آواز اور لہجہ کو ایسا بناؤ کہ کسی دل کو تمہاری آواز سے صدمہ نہ ہو... ہم تو مقتولوں اور مُردہ دلوں کو زندہ کرنے اور ان میں زندگی کی رُوح پھونکنے کو

آئے ہیں۔ تلوار سے ہمارا کاروبار نہیں نہ یہ ہماری ترقی کا ذریعہ ہے۔ ہمارا مقصد نرمی ہے اور نرمی سے اپنے مقاصد کی تبلیغ ہے۔ غلام کو وہی کرنا چاہیئے جو اس کا آقا اس کو حکم کرے۔ جب خدا نے ہمیں نرمی کی تعلیم دی ہے تو ہم کیوں سختی کریں۔

ثواب تو فرمانبرداری میں ہوتا ہے

اور دین تو سچی اطاعت کا نام ہے نہ یہ کہ اپنے نفس اور ہوا و ہوس کی تابعداری سے جوش دکھا دیں۔

یاد رکھو جو شخص سختی کرتا اور غضب میں آجاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے طیش میں آکر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمہ سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔ غضب اور حکمت دونو جمع نہیں ہو سکتے۔ جو مغلوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے۔ اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دئے جاتے۔"

پھر آپؑ فرماتے ہیں:۔

"سو دیکھو اگر تم لوگ ہمارے اصل مقصد کو نہ سمجھو گے اور شرائط پر کاربند نہ ہو گے تو ان وعدوں کے وارث تم کیسے بن سکتے ہو جو خدا تعالیٰ نے ہمیں دئے ہیں۔ جسے نصیحت کرنی ہو اسے زبان سے کرو۔ ایک ہی بات ہوتی ہے وہ ایک پیرایہ میں ادا کرنے سے ایک شخص کو دشمن بنا سکتی ہے اور دوسرے پیرایہ میں دوست بنا دیتی ہے۔ پس جَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ کے موافق اپنا عمل درآمد رکھو۔ اسی طرز کلام ہی کا نام خدا نے حکمت رکھا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ یُؤْتِی الْحِکْمَةَ مَنْ یَّشَآءُ" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۲۶-۱۲۷)

پھر فرماتے ہیں:۔

"سو تم اس وقت سن رکھو کہ

تمہارے سخن مند اور غالب ہو جانیکی یہ راہ نہیں

کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل تمسخر کی باتیں کرو یا گالی کے مقابل بیگالی دو کیونکہ اگر تم نے یہی باتیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہونگی جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے۔ سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے پر دو لعنتیں جمع کر لو۔ ایک خلقت کی دوسری خدا کی۔۔۔"

یاد رکھنا چاہیئے کہ جن آیات پر میں نے خطبہ دیا تھا کہ "عَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ" آپ کے ارشادات انہی آیات کی تفسیر ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں:۔

"چاہیئے کہ اسلام کی ساری تصویر تمہارے وجود میں نمودار ہو اور تمہاری پیشانیوں میں اثر سجود نظر آئے اور خدا کی بزرگی تم میں قائم ہو۔ اگر قرآن اور حدیث کے مقابل پر ایک جہان عقلی دلائل کا دیکھو تو ہرگز اس کو قبول نہ کرو اور یقیناً سمجھو کہ عقل نے لغزش کھائی ہے۔ توحید پر قائم رہو اور نماز کے پابند ہو جاؤ اور اپنے مولا حقیقی کے حکموں کو سب سے مقدم رکھو اور اسلام کے لئے سارے دکھ اٹھاؤ۔ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۸۲۵ تا صفحہ ۸۳۵ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۴۶ تا صفحہ ۵۵۲)

اسی طرح آپؑ فرماتے ہیں:۔

"اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو، عقل سے کام لو اور

کلام الٰہی کی ہدایات پر چلو

خود اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھاؤ۔ تب البتہ کامیاب ہو جاؤ گے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے ؎

سخن کز دل بروں آید نشیند لاجرم بر دل

پس پہلے دل پیدا کرو۔ اگر دلوں پر اثر اندازی چاہتے ہو تو عملی طاقت پیدا کرو کیونکہ عمل کے بغیر قولی طاقت اور لسانی قوت کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ زبان سے قیل و قول کرنے والے تو لاکھوں ہیں۔۔۔ تم میری بات سن رکھو اور خوب یاد کر لو کہ اگر انسان کی گفتگو سچے دل سے نہ ہو اور عملی طاقت اس میں نہ ہو تو وہ اثر پذیر نہیں ہوتی۔ اسی سے تو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی صداقت معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ جو کامیابی اور تاثیر فی القلوب آپ کے حصہ میں آئے اس کی کوئی نظیر بنی آدم کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ اور یہ سب اس لئے ہوا کہ آپ کے قول اور فعل میں پوری مطابقت تھی۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۶۷-۶۸)

یہ تو چند حوالے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام کی کتب اور آپکی تحریریں اور تقریریں اور ملفوظات ان باتوں سے بھری ہوئی ہیں۔ پس خدا کے لئے قرآن کریم کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالو اور جیسا کہ میں نے کہا ہے ہمارے ہر عضو پر اللہ تعالیٰ نے کچھ پابندیاں عائد کی ہیں اور زبان ایک بنیادی اہمیّت کی حامل ہے کیونکہ ہمارے ہر عمل کو یہ پاک بھی بنا سکتی ہے اور ہمارے ہر عمل کو یہ ضائع بھی کر سکتی ہے۔ مثلاً ایک شخص غرباء میں مال تقسیم کرتا ہے لیکن بعد میں مَن اور اذی کا طریق اختیار کرتا ہے۔ کروڑوں روپوں کو اس طرح زبان کی ایک جنبش سے ضائع کر دیتا ہے اور خدا تعالیٰ کی درگاہ سے وہ روپیہ دھتکارا جاتا اور اس کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتا۔

احترام ہے۔ اس کا اظہار بھی زبان سے ہوتا ہے۔ اور وہ جن کا احترام کرنا اور جنکی عزّت کرنا اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے فرض کیا ہے ان کے حق میں احترام کے سوا کوئی اور بات منہ سے نکالنا قلعی نیکیوں کو ضائع کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ باپ روحانی ہو یا جسمانی اس کے سامنے اُف نہیں کرنی کیونکہ ربوبیّت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو شریک کیا ہے۔ ہر ماں باپ صفت ربوبیّت میں سے کچھ نہ کچھ حصّہ ضرور لیتے ہیں خواہ وہ اچھے ماں باپ نہ بھی ثابت ہوں۔ جو اچھے ماں باپ ہوں وہ تو بہت سا حصّہ اس دنیا کی ربوبیّت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے لیتے ہیں۔ اگرچہ انسان کی ربوبیّت اور اللہ تعالیٰ کی ربوبیّت کا آپس میں مقابلہ ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ تو بالکل واضح ہے۔ لیکن دنیوی نقطۂ نگاہ سے ایک حد تک وہ ربوبیّت میں سے حصّہ لیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ جو روحانی ربوبیت کرنے والا یا جسمانی ربوبیت کرنے والا ہو اسے

ایسی بات نہ کہو جو اُف میں شامل ہو

بلکہ احترام کرو۔ پھر اسلام یہ کہتا ہے کہ اپنے سے بڑوں کا احترام کرو اور چھوٹوں پر شفقت کرو۔ یہ احترام اور شفقت فعل سے بھی ہوتی ہے اور زبان سے بھی ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص فعل سے تو بڑی شفقت کرے لیکن زبان کو غلط راہوں پر چلائے۔ وہ بیباک وار کرنیوالی ہو تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایسے شخص سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ فرمایا "لَیْسَ مِنَّا"۔ پس ہزاروں احکام ہیں جن کا زبان سے تعلق ہے جن میں سے بعض کے متعلق میں نے اپنے ان دو خطبوں میں آپ دوستوں کے سامنے کچھ بیان کیا ہے۔ لیکن جو کامل اور مکمل تعلیم ہمیں دی گئی ہے سب کو اپنے سامنے رکھنا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اور بنیادی چیز یہ ہے کہ اگر خدا کا بندہ بننا ہو، اس کے عباد میں شامل ہونا ہو تو

احسن قول کی پیروی

کرنا ضروری ہے۔ اپنی طبیعت ایسی بنانا چاہیئے کہ "احسن" کے سوا منہ سے کوئی بات ہی نہ نکلے۔ خدا کرے کہ وہ ہم سب کو اس بات کی توفیق دے کہ وہ ہر راہ سے ہمیں اپنے بندوں میں شامل کرے اور ہم اس کے حقیقی بندے بن جائیں۔ اور ہم سے کوئی بات ایسی سرزد نہ ہو جو ہمیں اس کے گروہ اس کے عباد سے نکالنے والی ہو +

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

منکسر المزاجی اور حسن خلق کے نادر اور بے مثال نمونے

[redacted]

حضورؑ کی زندگی میں منکسر المزاجی، درویشانہ طبیعت اور حسینِ خلق کے متعدد اور بے مثال نمونے ظاہر ہوئے۔ جس نے آپؑ کے ساتھ ہمرکاب ہونے والوں کو بے حد متاثر کیا اور وہ آپؑ کے وجود میں اعلےٰ اخلاق کا جلوہ دیکھ کر انگشت بدنداں ہو جاتے تھے۔

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کہا کرتے تھے کہ

"والد صاحب نے اپنی عمر ایک مغل کے طور پر نہیں گزاری بلکہ نبیوں کے طور پر گزاری۔"

یہ فقرہ جو آپؑ کی پوری زندگی کی مختصر مگر جامع تصویر ہے، آپؑ کے زمانہ مقدمات پر بھی پوری شان سے حاوی ہے۔ قادیان کے کنہیا لعل صراف کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت مرزا صاحبؑ کو بٹالہ جانا تھا۔ آپ نے مجھے فرمایا کہ ایک یکہ کرا دیا جائے۔ حضورؑ جب نہر پر پہنچے تو آپؑ کو یاد آیا کہ کوئی چیز گھر میں رہ گئی ہے یکّہ والے کو وہاں چھوڑا اور خود پیدل واپس تشریف لائے۔ یکّہ والے کو پُل پر اور سواریاں مل گئیں اور وہ بٹالہ روانہ ہو گیا اور مرزا صاحبؑ غالباً پیدل ہی بٹالہ گئے۔ تو مَیں نے یکّہ والے کو بلا کر پیٹا اور کہا کہ کمبخت اگر مرزا نظام دین ہوتے تو خواہ تجھے تین دن وہاں بیٹھنا پڑتا تو بیٹھتا لیکن چونکہ وہ نیک اور درویش طبع آدمی ہے اس لئے تو اُن کو چھوڑ کر چلا گیا۔ جب مرزا صاحبؑ کو اس کا علم ہوا تو آپؑ نے مجھے بلا کر فرمایا کہ تم اس سے معافی مانگو تم نے کیوں اُسے مارا۔ وہ مزدور آدمی تھا وہ میری خاطر کیسے بیٹھا رہتا۔ اُسے مزدوری مل گئی اور چلا گیا۔ مَیں نے کہا حضرت مَیں اُسے ماروں گا اس نے کیوں ایسا کیا لیکن حضرت اقدس بار بار یہی فرماتے رہے "نہیں اس سے معافی طلب کرو۔"

حضرت اقدس علیہ السلام کا معمول تھا کہ جب مقدمات کے لئے قادیان سے روانہ ہوتے تو اپنے ساتھ اصطبل میں سے سواری کے لئے گھوڑا بھی لے لیتے۔ اِن سفروں میں آپؑ کے ہمراہ ان دنوں آپؑ کے قدیم خدام میں سے مرزا اسمٰعیل بیگ صاحب (ساکن قادیان) یا مرزا دین محمد صاحب (ساکن لنگروال) یا میاں غفارا یکّہ بان ہوتے تھے جنہیں آپؑ گاؤں سے نکل کر سوار کر لیتے تھے اور پھر نصف راستہ حضورؑ سوار ہوتے اور نصف راستہ وہ سواری کرتے اور بٹالہ پہنچنے پر اپنی حویلی میں قیام فرماتے تھے۔ اور جو جولاہا اس حویلی کی دیکھ بھال کے لئے مقرر تھا اسے اپنے کھانے سے دیتے اور خود حسبِ معمول بہت کم کھاتے تھے۔ چنانچہ مرزا اسمٰعیل بیگ صاحب مرحوم کی شہادت ہے کہ جب حضرت اقدسؑ اپنے والد بزرگوار کے ارشاد کے ماتحت بعثت سے قبل مقدمات کی پیروی کے لئے جایا کرتے تھے تو سواری کے لئے گھوڑا بھی ساتھ ہوتا تھا اور مَیں بھی عموماً ہمرکاب ہوتا تھا۔ لیکن جب آپؑ چلنے لگتے تو آپؑ پیدل ہی چلتے اور مجھے گھوڑے پر سوار کرا دیتے۔ مَیں بار بار انکار کرتا اور عرض کرتا حضور مجھے شرم آتی ہے۔ آپؑ فرماتے کہ

"ہم کو پیدل چلتے شرم نہیں آتی تم کو سوار ہوتے کیوں شرم آتی ہے؟"

جب حضورؑ قادیان سے چلتے تو ہمیشہ پہلے مجھے سوار کرتے۔ جب نصف سے کم یا زیادہ راستہ طے ہو جاتا تو مَیں اُتر جاتا اور آپؑ سوار ہو جاتے۔ اور اسی طرح جب عدالت سے واپس ہونے لگتے تو پہلے مجھے سوار کرتے اور بعد میں آپؑ سوار ہوتے۔ جب آپؑ سوار ہوتے تو گھوڑا جس چال سے چلتا اسی چال سے اسے چلنے دیتے۔

آپؑ کے دوسرے قدیم خادم مرزا دین محمد صاحب مرحوم آف لنگروال کا بیان ہے کہ:-

"مَیں اوّلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے واقف نہ تھا۔ یعنی اُن کی خدمت میں مجھے جانے کی عادت نہ تھی۔ خود حضرت صاحب گوشہ گزینی اور گمنامی کی زندگی بسر کرتے تھے لیکن چونکہ وہ صوم و صلوٰۃ کے پابند اور شریعت کے دلدادہ تھے یہی شوق مجھے بھی ان کی طرف لے گیا اور مَیں ان کی خدمت میں رہنے لگا۔ جب مقدمات کی پیروی کے لئے جاتے تو مجھے گھوڑے پر اپنے ساتھ اپنے پیچھے سوار کر لیتے تھے اور بٹالہ جا کر اپنی حویلی میں باندھ دیتے۔ اس حویلی میں ایک بالاخانہ تھا آپؑ اس میں قیام فرماتے۔ اس مکان کی دیکھ بھال کا کام ایک جولاہے کے سپرد تھا جو ایک غریب آدمی تھا۔ آپ وہاں پہنچ کر دو پیسے کی روٹی منگواتے۔ یہ اپنے لئے ہوتی تھی اور اس میں سے ایک روٹی کی چوتھائی کے قریب پانی کے ساتھ کھا لیتے۔ باقی روٹی اور دال وغیرہ جو ساتھ ہوتی وہ اس جولاہے کو دے دیتے اور مجھے کھانا کھانے کے لئے چار آنہ دیتے تھے۔ آپ بہت ہی کم کھایا کرتے تھے اور کسی قسم کے چسکے کی عادت نہ تھی۔"

(حیاتِ احمدؑ جلد دوم صفحہ ۱۹۶)

جس دن آپؑ نے بٹالہ جانا ہوتا تو سفر سے پہلے آپؑ دو نفل پڑھ لیتے ...... صبح کا کھانا آپؑ گھر سے کھا جاتے ...... دوپہر کے وقت جو وقفہ ہوتا تھا اُس میں آپؑ باہر تشریف لاتے اور مجھے چند پیسے دیتے کہ بھوک لگی ہو گی کوئی چیز کھا لو۔ قادیان کی واپسی پر آپؑ کبھی موڑ پر اُتر پڑتے اور کبھی قادیان کے نزدیک ایک باغ میں (جو محلہ دارالصحت کے قریب تھا) قادیان میں کبھی سوار ہونے کی حالت میں آپؑ تشریف نہیں لائے۔"

(روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد اوّل صفحہ ۹۶)

اعلان

برائے اطلاع و تعمیل

جملہ امراء صاحبان مقامی و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ پاکستان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ ہر جماعت میں ایک VISITORS BOOK رکھی جائے۔ اس رجسٹر کا مقصد یہ ہو گا کہ جماعتی نظام کے ماتحت جو احباب اپنے حلقہ کار میں جماعتوں کا دورہ کریں وہ اپنے دورہ کا وقت اس میں لکھیں اور اپنے تاثرات نظام جماعت۔ تعلیم و تربیت اور مالی وغیرہ کے متعلق اس میں درج کیا کریں۔

مجوزہ VISITORS BOOK ایک سادہ رجسٹر کی صورت میں ہو گی جو امراء مقامی و صدر صاحبان کی تحویل میں رہے گی۔

لہٰذا امراء مقامی و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ ۱۵/۵ تک مجوزہ رجسٹر تیار کر کے نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں۔

ناظر اعلیٰ

صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مبارک تحریک

تسبیح و تحمید اور درود شریف

از مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ

اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ و عزاسمہ کے مخفی القاء کے ذریعہ ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے جماعت کے سامنے یہ تحریک کی تھی کہ امسال یکم محرم الحرام سے ایک سال تک حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ" کے مطابق ---- کثرت سے تسبیح و تحمید اور درود شریف پڑھا جائے تاکہ اللہ تعالیٰ جلد اسلام کو عالمگیر فتوحات عطا فرمائے اور ہمیں اپنے خاص قرب و رضا اور برکات سے نوازے۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْنَ۔

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس مقدس تحریک کے نتیجہ میں جہاں روحانی لحاظ سے اللہ تعالیٰ اسلام و احمدیت کو نمایاں ترقیات اور برکات سے نوازے گا۔ وہاں ایک پہلو کے لحاظ سے یہ تحریک ظاہری طور پر بھی مصائب و بلاء کے دور کرنے کے لئے بابرکت ثابت ہوگی خصوصاً آجکل جو پیٹ کی پُراسرار بیماری ملتان اور اس کے ماحول میں پھیلی ہوئی ہے۔ ہمیں اس دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اس مہلک مرض سے محفوظ رکھے گا انشاء اللہ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، کی دُعا اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پیٹ کی سخت بیماری (قولنج) کے سلسلہ میں سکھلائی تھی۔ چنانچہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی تصنیف تریاق القلوب صفحہ ۳۷ و صفحہ ۳۸ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"ایک مرتبہ (سنہ ۱۸۸۰ء میں ناقل) میں سخت بیمار ہوا۔ یہاں تک کہ تین مختلف وقتوں میں میرے وارثوں نے میرا آخری وقت سمجھ کر مسنون طریقہ پر مجھے تین مرتبہ سورۃ یٰسین سنائی۔ جب تیسری مرتبہ سورۃ یٰسین سنائی گئی۔ تو میں دیکھتا تھا کہ بعض عزیز میرے جو اب وہ دنیا سے گذر بھی گئے۔ دیواروں کے پیچھے بے اختیار روتے تھے اور مجھے ایک قسم کا سخت قولنج تھا اور بار بار دمبدم حاجت ہوکر خون آتا تھا۔ سولہ دن برابر ایسی حالت رہی۔ اور اسی بیماری میں میرے ساتھ ایک اور شخص بیمار ہوا تھا اور آٹھویں دن راہی ملک بقا ہو گیا۔ حالانکہ اس کے مرض کی شدت ایسی نہ تھی جیسی میری۔ جب بیماری کو سولھواں دن چڑھا۔ تو اس دن بکلی حالات یاس ظاہر ہوکر تیسری مرتبہ مجھے سورۃ یٰسین سنائی گئی۔ اور تمام عزیزوں کے دل میں یہ پختہ یقین تھا کہ آج شام تک یہ قبر میں ہوگا تب ایسا ہوا کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھلائی تھیں۔ مجھے بھی خدا نے الہام کرکے ایک دعا سکھلائی اور وہ یہ ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

اور میرے دل میں خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا۔ کہ دریا کے پانی میں جس کے ساتھ ریت بھی ہو ہاتھ ڈال اور یہ کلمات طیبہ پڑھ۔ اور اپنے سینہ اور پشت سینہ اور دونوں ہاتھوں اور منہ پر اس کو پھیر۔ کہ اس سے تو شفا پائے گا۔ چنانچہ جلدی سے دریا کا پانی مع ریت منگوایا گیا اور میں نے اسی طرح عمل کرنا شروع کیا جیسا کہ مجھے تعلیم دی تھی۔ اور اس وقت حالت یہ تھی کہ میرے ایک ایک بال سے آگ نکلتی تھی اور تمام بدن میں دردناک جلن تھی اور بے اختیار طبیعت اس بات کی طرف مائل تھی۔ کہ اگر موت بھی ہو تو بہتر۔ تا اس حالت سے نجات ہو مگر جب وہ عمل شروع کیا۔ تو مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ہر ایک دفعہ کلمات طیبہ کے پڑھنے اور پانی کو بدن پر پھیرنے سے میں محسوس کرتا تھا کہ وہ آگ اندر سے نکلتی جاتی ہے اور بجائے اسکے ٹھنڈک اور آرام پیدا ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ ابھی پیالہ کا پانی ختم نہ ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ بیماری بکلی مجھے چھوڑ گئی۔ اور میں سولہ دن کے بعد رات کو تندرستی کے خواب سے سویا۔ جب صبح ہوئی تو مجھے یہ الہام ہوا:-

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِشِفَاءٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ

یعنی اگر تمہیں اس نشان میں شک ہو جو شفا دے کر ہم نے دکھلایا تو تم اس کی نظیر کوئی اور شفا پیش کرو۔ (تذکرہ صفحہ ۳۱ تا صفحہ ۳۳)

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اس کی قائم کردہ جماعت احمدیہ کو مصائب و تکالیف سے نجات پانے کے لئے دعا سکھلائی ہے اس سے غیر از جماعت احباب بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں کہ ظاہری اسباب کے علاوہ مندرجہ بالا دعا کثرت سے پڑھی جائے تاکہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل و رحم نازل فرمائے۔

اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی زمانہ کی ضروریات کے لحاظ سے ظاہری یا مخفی الہام کے ذریعہ ہمیشہ رہنمائی کرتا رہا ہے پچھلے سال پاکستان میں ہر جگہ گندم بہت مہنگی ہو گئی تھی اور اس مہنگائی اور نایابی سے قبل بھی سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی جماعت کو یہ تحریک کی تھی کوئی احمدی دوست کو بھوکا نہ سوئے اور امراء اور صدر صاحبان جماعتہا ئے احمدیہ کو اس کی نگرانی کی ذمہ داری سونپی تھی چنانچہ حضور اقدس کی اس بابرکت تحریک سے گندم کی گرانی اور نایابی کی وجہ سے جماعت کا ایک فرد بھی کبھی رات کو بھوکا نہ سویا اور بفضلہ خدا کسی قسم کی تکلیف نہ ہوئی۔

اسی طرح اب بھی جبکہ ملتان میں پیٹ کی وبا ابھی پھیلی نہ تھی گویا کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دل میں کچھ عرصہ پہلے ہی القا کر دیا کہ پاکستان کے بعض حصوں میں ایسی ہلاکت پیٹ کی بیماری وبائی صورت اختیار کرے گی اسکے مضر اثرات سے حفاظت اور صحت و سلامتی کے لئے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کثرت سے پڑھنا چاہیئے اور بچوں کو بھی اس دعا میں اس لئے شریک کیا گیا ہے کہ اس بیماری سے بچے زیادہ تر متاثر ہوتے ہیں اور حضور کی اس تحریک کے روحانی فوائد اس کے علاوہ ہیں۔ اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وبا (طاعون وغیرہ) کے دنوں میں کثرت سے استغفار کرنے اور یَا حَفِیْظُ یَا عَزِیْزُ۔ یَا رَفِیْقُ۔ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے۔ حضور اقدس علیہ السلام کی کتاب کشتی نوح کا بار بار مطالعہ کرکے اور اس میں بیان کردہ تعلیم نوح کے مطابق اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنی چاہیئے تاکہ اللہ تعالیٰ روحانی اور جسمانی بیماریوں اور دکھوں سے محفوظ رکھے اور اپنی کامل رضا عطا فرمائے۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْنَ

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

نوافل کی حکمت اور ضرورت

آج کل عام طور پر دیکھا گیا ہے لوگ فرائض کو بھی اچھی طرح ادا نہیں کرتے خاص طور سے نوجوان طبقہ تو نوافل کو اہمیت نہیں دے رہا جو قابلِ تشویش ہے۔ ایک حدیثِ قدسی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے:۔

لَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اَکُوْنَ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا (بخاری)

نوافل سے میرا بندہ مجھ سے اس قدر قریب ہو جاتا ہے کہ میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جن سے کہ وہ سنتا ہے اور میں اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جن سے کہ وہ دیکھتا ہے اور میں اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جن سے کہ وہ پکڑتا ہے۔ اور میں اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جن سے کہ وہ چلتا ہے۔

اس حدیث شریف پر غور کرنے سے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ نوافل پر کتنا زور دیا گیا ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے آکر اسلام کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا کہ دن رات میں پانچ نمازیں ہیں، اس نے کہا کیا ان کے سوا اور بھی ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ لیکن اگر تو نوافل کے طور پر پڑھے۔ پھر رسولِ کریمؐ نے فرمایا ماہ رمضان کے روزے۔ اس نے کہا کیا ان کے سوا اور بھی ہیں آپ نے فرمایا نہیں مگر جو تو نفل کے طور پر رکھے۔ پھر آپ نے فرمایا اسلام میں زکوٰۃ بھی فرض ہے اس نے کہا کیا اس کے سوا اور بھی ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر جو نفل کے طور پر دے یہ سن وہ شخص یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ خدا کی قسم نہ ان میں زیادتی کروں گا نہ کمی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا یہ شخص کامیاب ہو گیا اگر اس نے سچ کہا ہے۔

حضرت مصلح موعود نوافل کی حکمت اور ضرورت پر زور دیتے ہوئے فرماتے ہیں

"جو انسان فرائض کو پوری طرح ادا کرے وہ کامیاب ہو جاتا ہے مگر محتاط اور دور اندیش انسان صرف فرائض کی ادائیگی پر ہی نہیں رہتا بلکہ وہ نوافل میں بھی قدم رکھتا ہے تاکہ اگر فرائض کے ادا کرنے میں کوئی کمی رہ گئی ہو تو وہ اس طرح پوری ہو جائے۔ مثلاً دن رات میں پانچ نمازیں ادا کرنا فرض ہے ایک ایسا شخص جو یہ نمازیں تو ادا کرتا ہے مگر نوافل نہیں پڑھتا ممکن ہے کہ اس کی نماز ایسی ادا ہوئی ہو جو اس کی غلطی کی وجہ سے ضائع ہو گئی ہو اور قیامت کے دن اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ مسجد میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص نے نماز آکر پڑھی آپ نے فرمایا پھر پڑھ۔ اس نے پھر پڑھی۔ آپ نے فرمایا پھر پڑھ اس نے پھر پڑھی تیسری دفعہ آپ نے فرمایا پھر پڑھ اس نے پھر پڑھی۔ جب آپ نے چوتھی دفعہ اسے پڑھنے کے لئے کہا تو اس نے کہا یا رسول اللہ خدا کی قسم اس سے زیادہ مجھے نماز نہیں آتی آپ بتائیں کہ کس طرح پڑھوں آپ نے فرمایا تم نے جلدی نماز پڑھی ہے۔ اس لئے قبول نہیں ہوئی۔ آہستہ پڑھو" (ذکرِ الٰہی ص۱۲۱)

اس کی وضاحت میں مزید فرماتے ہیں:۔

"اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ کوئی شخص ایسا امتحان دینے کے لئے جائے جس میں پاس ہونے کے لئے صرف پچاس نمبر حاصل کرنے کی شرط ہو اور یقین کر لے کہ میں پاس ہو جاؤں گا یہ اس کی غلطی ہوگی۔ کیونکہ ممکن ہے کہ اس کا کوئی سوال غلط نکل آئے اور اسے پورے نمبر حاصل نہ ہو سکیں۔ اور وہ فیل ہو جائے اس لئے جو ہوشیار اور سمجھدار طالب علم ہوتے ہیں وہ ایسا نہیں کرتے بلکہ انہیں جو سوال آتے ہوں وہ بھی اور جو نہ آتے ہوں وہ بھی سارے کے سارے حل کر آتے ہیں کہ شاید سب کے سب مل کر پاس ہو سکیں۔ پھر اگر کوئی شخص سفر میں چلے اور اندازہ کرے کہ مجھے اس قدر خرچ درکار ہوگا اور اس قدر اپنے ساتھ لے جائے تو اکثر تکلیف اٹھانی پڑتی ہے کیونکہ اس کا اندازہ غلط نکلتا ہے اور اسے سخت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے اس لئے ہوشیار اور عقلمند لوگ اندازہ سے کچھ زیادہ لے کر چلتے ہیں تاکہ اتفاقی اخراجات کے وقت تکلیف نہ ہو نوافل اتفاقی اخراجات کی طرح ہوتے ہیں۔ اور نہایت ضروری ہیں اس لئے ان کو ادا کرنے کی طرف خاص توجہ کرنی چاہئے۔

پھر حضورؓ نوافل کی فضیلت کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

16

"نوافل خدا تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ یعنی نجات کے علاوہ اعلیٰ مدارج حاصل کرنے کا موجب بنتے ہیں۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کا قرب چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ نوافل پڑھنے پر بہت زور دے" (ذکرِ الٰہی ص۱۲۶)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نوافل ادا کرنے میں کتنی حکمت ہے پس ہمیں چاہئے کہ کوئی نماز بھی بغیر نوافل کے ادا نہ کریں اور نوافل کو نماز کا ایک حصہ سمجھیں۔ خدا کرے کہ ہم صحیح معنوں میں اپنی نمازیں ادا کریں۔ اور خاص طور پر نوافل کا ادا کرنا اپنا شیوہ بنا لیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم کو ہر عمل میں نوافل ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آ بتاؤں تجھ کو میں تعبیرِ خوابِ زندگی

اے اسیرِ مشکلاتِ پیچ و تابِ زندگی
آ بتاؤں تجھ کو میں تعبیرِ خوابِ زندگی

عقل و دانش سے جمالِ زندگی مستور ہے
عشق پیدا کر کہ اٹھ جائے حجابِ زندگی

اُس کی آب و تاب سے بینا بھی نابینا ہوئے
آہ کیا ظالم ہے یہ موجِ سرابِ زندگی

دیکھتے ہی دیکھتے ہر نقش جاتا ہے بدل!
ٹوٹنے بننے میں رہتا ہے حبابِ زندگی

آگے پیچھے دوڑتے ہیں نفع و خسر و عسر و یسر
گاہ خنداں گاہ گریاں ہے سحابِ زندگی

زاہدا! تو انتظارِ جنتِ فردوس ہے
بِک رہا ہے نقدیاں اجر و ثوابِ زندگی

تو نہ سمجھا ہے نہ سمجھے گا کبھی اے فلسفی
چھیڑتے ہیں کس طرح تارِ ربابِ زندگی

زندگانی کی حقیقت کا اگر جویا ہے تو
مکتبِ احمد سے لے درسِ کتابِ زندگی

عالمِ ظاہر کے پیچھے ایک عالم اور ہے
زندگی ہے درحقیقت اک نقابِ زندگی

ہے وجودِ ذاتِ باری منبعِ نورِ بقا
مستنیر اُس نور سے ہے ماہتابِ زندگی

گر حریمِ قدس سے یہ روح نامحرم رہی
تا ابد پیچھا نہ چھوڑے گا عذابِ زندگی

فلسفہ حائل ہے اس کی رفعتِ پرواز میں
عشق کے پر ہوں تو اڑتا ہے عقابِ زندگی

بارگاہِ ایزدی میں تو اگر مقبول ہے!
روح پرور کیف آور ہے شرابِ زندگی

خوابِ غفلت میں ہی اپنی عمر ساری کٹ گئی
صاف ہے اے محتسب اپنا حسابِ زندگی

روشنی میں تو پہنچ جا منزلِ مقصود تک
اے مسافر ڈھل رہا ہے آفتابِ زندگی

اے ظفر اس رمز سے اکثر بشر ہیں بے خبر
طاعت و تقویٰ میں ہے حسن و شبابِ زندگی

ظفر محمد ظفر
ریٹائرڈ پروفیسر جامعہ احمدیہ

ایک انگریز خاتون کے قبولِ اسلام کی کہانی

شاعرِ مشرق علامہ اقبال کی زبانی

قبول اسلام کی اس ایمان افروز داستان کے راوی شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

لیڈی بارنس ایک نومسلم نومی انگریز کی بیوی تھیں۔ چند سال کا ذکر ہے کہ یہ دونوں میاں بیوی ایک مقدمے میں مبتلا ہو گئے اور اسی سلسلے میں میرے پاس آئے چونکہ الزامات درست نہ تھے۔ اس لئے تھوڑی پریشانی کے بعد عدالت نے ان دونوں کو باعزت بری کر دیا۔ اس کے چند روز بعد لیڈی بارنس میرا شکریہ ادا کرنے کے لئے لاہور تشریف لائیں۔ اسی وقت میں نے سوال کیا۔ آپ کے مشرف بہ اسلام ہونے کے اسباب کیا ہیں؟

"مسلمانوں کے ایمان کی پختگی ڈاکٹر صاحب" لیڈی بارنس نے جواب دیا

لیڈی صاحبہ! میں نہیں سمجھا اس سے آپ کی کیا مراد ہے! میں نے پوچھا

ڈاکٹر صاحب! میں نے دیکھا ہے کہ دنیا بھر میں کوئی بھی ایسی قوم نہیں ہے جس کا مسلمانوں کی طرح ایمان پختہ ہو۔ بس اسی چیز نے مجھے اسلام کا حلقہ بگوش بنا دیا ہے۔ لیڈی بارنس نے اپنا نقطہ نظر پیش کرنے کے بعد تھوڑا تامل کیا۔ پھر کہا ڈاکٹر صاحب میں ایک ہوٹل کی مالکہ تھی وہیں ایک دفعہ میجر صاحب کھانے کے لئے آئے مجھے معلوم ہوا کہ وہ مسلمان ہیں۔ کچھ دیر تک ہماری گفتگو جاری رہی اور اس کے بعد میری ان سے شادی ہو گئی۔

میرے ہوٹل میں ایک ستر سالہ بڈھا ملازم تھا اس بڈھے کا بیٹا نہایت ہی خوبصورت نوجوان تھا۔ پچھلی بیماری میں جب یہ لڑکا چل بسا تو مجھے بے حد صدمہ ہوا۔ میں بڈھے کے پاس تعزیت کے لئے گئی۔ اسے تسلی دی اور دلی رنج و غم کا اظہار کیا۔ بڈھا نہایت غیر متاثر حالت میں میرے الفاظ سنتا رہا اور جب میں اپنی غمگساری کی باتیں ختم کر چکی تو اس نے نہایت صابرانہ انداز میں آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور کہا۔ میم صاحبہ! یہ خدا کی تقدیر ہے خدا کی امانت تھی خدا لے گیا۔ اس میں غمزدہ ہونے کی کیا بات ہے۔ ہمیں تو ہر حالت میں خدائے غفور کا شکر ادا کرنا واجب ہے۔

لیڈی بارنس اتنا کہہ کر رک گئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا اس نے کوئی نہایت ہی عجیب معجزہ بیان کیا ہو اور وہ زبانِ حال سے مجھ سے یہ مطالبہ کر رہی ہو کہ میں بھی اس کے ساتھ محوِ حیرت کا اظہار کروں۔ میں نے کہا۔

لیڈی صاحبہ پھر؟

لیڈی نے پھر اپنا قصہ شروع کیا اور کہا ڈاکٹر صاحب! بڈھے کا آسمان کی طرف انگلی اٹھانا ہمیشہ کے لئے میرے دل میں پیوست ہو گیا۔ میں بار بار اس کے الفاظ پر غور کرتی تھی اور حیران تھی کہ الٰہی اس دنیا میں اس قسم کے صابر اور مطمئن دل کے بندے بھی موجود ہیں۔ مجھے بڑی کاوش یہ تھی کہ بڈھے نے ایسا پُر استقامت کیسے پایا؟ اسی غرض سے میں نے پوچھا۔ کیا مرحوم کے اہل و عیال بھی تھے۔ وہ کہنے لگا۔ ایک چھوٹا بچہ ہے اور ایک بیوی ہے۔ بڈھے کے اس جواب نے میری حیرت کو کم کر دیا۔

میں نے بڈھے کے اطمینان قلب کی یہ تاویل کی کہ چونکہ پوتا موجود ہے اس واسطے وہ اس کے بڑھاپے اور محبت کا سہارا ہو گا۔ یعنی ڈاکٹر صاحب میں نے اس تاویل سے اگرچہ اپنے دماغ کو مطمئن کر لیا مگر میرے دل کا اطمینان نہ ہوا اور میں برابر اس فکر میں رہی کہ کسی طرح اپنے بڈھے ملازم کے دل کی صحیح کیفیت سمجھوں۔

اس واقعہ سے تھوڑے ہی دن بعد یتیم بچے کی ماں بھی چل بسی اس سے میرے دل کو بہت تکلیف ہوئی۔ بڈھے کی بہو کا غم میرے دل پر چھا گیا۔ مگر ٹھیک اسی وقت میری وہ قدیم تڑپ بھی جاگ اٹھی اور میں نے خیال کیا کہ امتحان کا اصل وقت یہی ہے۔ میرے دل پر اس کی طویل خدمت گذاریوں کا اثر تھا اس کے نوجوان فرزند کے انتقال کے بعد اب اس کی بہو کی موت اور اس کے پوتے کی یتیمی نے اس اثر کو اور بھی چمکا دیا تھا۔ لیکن اس فطری اور رسمی ہمدردی اور دلسوزی کے علاوہ اصل چیز جو میری دلچسپیوں کا حقیقی مرکز تھی یہ تھی کہ میں بڈھے کی قلبی کیفیت کا صحیح اندازہ کروں۔

میں دوسرے دن بڈھے کے گاؤں کو روانہ ہوئی جو بالکل ہی قریب تھا۔ اس وقت جذبات و تخیلات کی ایک بے تاب کائنات میرے ہمرکاب تھی۔ میں ہر ایک قدم پر یہ خیال کرتی جاتی تھی کہ اس تازہ مصیبت نے بڈھے کے دل کی حالت کو بدل دیا ہو گا۔ وہ کبھی اپنی ضعیفی اور کس مپرسی پر غور کرتا ہو گا۔ پھر کبھی اپنے یتیم پوتے کی کم سنی کو دیکھتا ہو گا اور غم میں ڈوب جاتا ہو گا۔ مگر دوسرے ہی قدم پر یہ سوچنے لگتی تھی کہ جب اس کا کمسن معصوم اور یتیم پوتا ماں اور باپ کے فراق میں بلبلاتا ہو گا تو وہ کس طرح اس کے اور اپنے دل کو اطمینان دلاتا ہو گا؟ وہ اس کے والدین کی قبروں کو کہاں چھپائے گا۔ وہ اس کے آنسوؤں کی جواب دہی سے کیونکر عہدہ برآ ہو گا؟ وہ اپنی ضعیفی اور اپنے پوتے کے تاریک مستقبل پر کیا پردہ ڈالے گا؟ ان تمام سوالات کے متعلق میرے دل و دماغ نے جو قطعی فیصلہ کیا وہ یہ تھا کہ بڈھے کا وہ پہلا صبر و استقامت ختم ہو چکا ہو گا۔ میں اسی فیصلے کو ساتھ لے کر بڈھے کے گھر میں داخل ہوئی اور اس کی تازہ مصیبت پر افسوس کا اظہار کیا۔ اور اسے اپنی ہمدردی کا یقین دلایا۔ بڈھا نہایت ہی اطمینان و سکون سے میری دردمندانہ باتیں سنتا رہا۔ لیکن جب اس کی زبان کھلی تو اس نے پھر اپنی انگلی بڑے تاثر کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھا دی۔ اور کہا میم صاحبہ! اللہ تعالےٰ کی تقدیر میں کوئی بشر دم نہیں مار سکتا اسی نے دیا تھا وہی لے گیا۔ ہمیں ہر حال میں اس کا شکر ادا کرنا واجب ہے۔

لیڈی بارنس بڈھے کے الفاظ نقل کرنے کے بعد پھر رکی۔ گویا وہ مجھ سے ان الفاظ کی داد طلب کر رہی تھی۔ اس نے تھوڑا تامل کیا۔ ایسا تامل جس میں ایک قسم کی محویت ملی ہوئی تھی۔ لیڈی بارنس نے اپنے سلسلۂ کلام کو پھر شروع کر دیا۔ اور کہا ڈاکٹر صاحب۔ میں جب تک بڈھے کے پاس بیٹھی رہی۔ نہ اس کے سینہ سے آہ نکلی نہ آنکھ سے آنسو گرا۔ اور نہ زبان پر افسوس کا جملہ آیا۔ وہ اس طرح اطمینان کی باتیں کرتا رہا کہ گویا اس نے اکلوتے بیٹے اور بہو کو زمین میں دفن نہیں کیا۔ بلکہ اپنی زندگی کا کوئی بڑا فرض ادا کیا ہے۔ تھوڑی دیر بعد وہاں سے واپس لوٹی۔ میں بڈھے کی پختگیٔ ایمان پر بہت حیرت زدہ تھی۔ میں بار بار غور کرتی تھی اور تھک جاتی تھی۔ مگر مجھ پر یہ معمہ حل نہ ہوتا تھا کہ اس درجہ مصیبت میں کسی انسان کو یہ استقامتِ حال کیسے نصیب ہو سکتی ہے۔

چند روز بعد اس کا معصوم پوتا بھی گزر گیا۔ اس اطلاع کے بعد میں نے اپنی اندازہ شناسی کے تمام جوہر کو نئے سرے سے اپنے دماغ میں جمع کیا تاکہ اس کے حال کا اندازہ کروں۔ میں بڑے بے قراری کے عالم میں اس کے پاس گاؤں پہنچی۔ مجھے یقین تھا کہ اب لاوارث بڈھا اپنی تمام دنیا کو ختم کر چکا ہو گا۔ اس کے حواس و ہوش خرد سے بیگانہ ہوں گے۔ اس کے دل و دماغ معطل ہوں گے اور یاس اس کی امید کے تمام رشتے منقطع کر چکی ہو گی۔ انہیں احساسات کو لے کر میں بڈھے کے مکان میں داخل ہوئی اور نہایت دلسوزی سے اس کے مصائب پر غم کا اظہار کیا۔ لیکن مجھے یہ معلوم کر کے بے حد حیرت ہوئی کہ میرے اظہارِ افسوس کا بڈھے کے دل پر کچھ بھی اثر نہ تھا۔ وہ بڑی بے تکلفی سے بیٹھا تھا اور نہایت صبر سے میری گفتگو سن رہا تھا۔ جب میری گفتگو ختم ہو گئی تو بڈھے نے زبان کھولی اور پہلے کی طرح اس نے پھر آسمان کی طرف اپنی انگلی اٹھا دی اور کہا۔ میم صاحبہ! یہ اللہ کی حکمت کے کھیل ہیں جو کچھ اس نے دیا تھا واپس لے لیا۔ اس میں ہمارا کیا تھا۔ جس پر ہم اپنے دل کو غمگین کریں؟ بندے کو ہر حال میں اپنے پروردگار کا شکر ادا کرنا واجب ہے۔ ہم مسلمانوں کو یہی حکم ہے کہ اللہ تعالےٰ کی رضا پر صبر کریں۔

اب لیڈی بارنس درد دل کی کیفیتوں سے لبریز تھی۔ اس نے اپنا دایاں ہاتھ اٹھایا اور لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔ ڈاکٹر صاحب بڈھے کا یہ جواب میرے لئے قتل کا پیغام تھا۔ اس کی انگلی آسمان پر اٹھی ہوئی تھی اور نشترِ غم بن کر میرے دل کو کرید رہی تھی۔ اب میں نے اس مردِ ضعیف کی پختگیٔ ایمان کے سامنے

ہمیشہ کے لئے اپنا سر جھکا دیا اور مجھے یقین حاصل گیا کہ بڈھے کا یہ اطمینانِ قلب مصنوعی نہیں بلکہ حقیقی ہے اب میں نے کہا۔ "اے میرے بوڑھے باپ! آپ تم اکیلے اس گاؤں میں رہ کر کیا کرو گے؟ میرے ساتھ ہوٹل میں چلو اور آرام سے زندگی بسر کرو"۔ بڈھے نے میری اس دعوت کا شکریہ ادا کیا اور بے تکلف میرے ساتھ ہوٹل میں چلا آیا۔ یہاں وہ دن بھر ہوٹل میں کام کرتا تھا اور رات کو اللہ تعالےٰ کی عبادت میں مصروف ہو جاتا تھا۔

کچھ عرصہ کے بعد اس نے کہا کہ میں آج قبرستان جاؤں گا ــــ میرے دل میں پھر وہی امتحان لینے کی خواہش پیدا ہوئی دل نے کہا یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہاں اس کے صبر و تحمل پہ کیا گذرتی ہے؟

بڈھا ہوٹل سے نکل کر اس خاموش اور ویران مقام کی طرف آیا جہاں اس کے تینوں عزیز مدفون تھے میں ایک طرف کھڑا ہو گیا اور وہ قبرستان پہنچتے ہی اجڑی ہوئی قبروں کو درست کرنے میں مصروف ہو گیا وہ مٹی کھود کھود کر لایا اور قبریں درست کیں اس کے بعد اس نے وضو کیا۔ ہاتھ اٹھائے اور اہل قبرستان کے حق میں دعا کی اور واپس چل دیا ــــ میں نے اس عرصہ میں نہایت ہی احتیاط سے اس کی تمام حرکات کو دیکھا اور محسوس کیا کہ اس کے ہر کام میں اطمینان کا نور اور ایمان کی پختگی جلوہ گر ہے۔ اب میرے دل پر ایک غیبی نشتر چلا اور مجھے محسوس ہوا کہ یہ بڈھے کی خوبی نہیں بلکہ یہ اس دین حق کی خوبی ہے جس کا یہ بڈھا پیرو ہے۔ میں نے مسلمان ہونے کا فیصلہ کیا، اور ہوٹل پہنچ کر بڈھے سے کہا کہ وہ کوئی ایسی عورت بلا لائے جو مجھے اسلام کی تعلیم دے۔ بڈھا فی الفور اٹھا اور اپنے محلہ کی لڑکی کو بلا لایا۔ اس نے مجھے اللہ تعالےٰ کی ہستی اور اس کے رسول پہ ایمان لانے کی تعلیم دی ــــ اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا سبق سکھایا۔

ڈاکٹر صاحب! اب میں اللہ تعالےٰ کے فضل و رحمت سے مسلمان ہوں اور وہی عظیم قوتِ ایمان جس سے بڈھے کا دل معمور تھا، اپنے سینے میں موجزن پاتی ہوں اب مجھے اللہ تعالےٰ پر اس قدر پختہ ایمان ہے کہ خواہ کسی قدر بھی مصیبت آئے میرے قدموں کو کبھی لغزش نہیں ہو سکتی"۔

(منقول از شہاب ۱۲ر اپریل ۶۸ء)

درخواستہائے دُعا

۱۔ ۲۷؍۴؍۶۸ کو اچانک مکرم صوبیدار شرافت احمد صاحب انچارج دفتر ارشاد وقف جدید پر High Blood Pressure اور Heart attack کا شدید حملہ ہوا ہے۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

۲۔ خاکسار کا بھتیجہ عزیز کریم اللہ ابن برادرم صوفی کریم بخش صاحب کریانہ مرچنٹ گول بازار ربوہ Typhoid Fever کی وجہ سے عرصہ قریباً ایک ماہ سے سخت بیمار ہے بخار ۹۸ سے ۱۰۱ تک رہتا ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار (صوفی) خدا بخش عبد زیروی بی اے انسپکٹر ارشاد وقف جدید

۳۔ عزیزم مقبول احمد پی۔ ڈبلیو۔ آئی کا چھوٹا لڑکا ندیم پانچ یوم سے بخار و خسرہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حکیم عبد الرحمان شاد دار الرحمت غربی۔ ربوہ

۴۔ بابو عبد الرشید صاحب آج کل میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں اور سخت تکلیف میں ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(ڈاکٹر عبد الرحمان۔ کریم پارک لاہور)

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات

17

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ امتحانات کے لئے اس سال ۲۴ مئی جمعہ کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ ہر طفل کے لئے ضروری ہے کہ وہ یہ چار امتحان درجہ بدرجہ پاس کرے

پہلا درجہ	=	ستارہ اطفال
دوسرا درجہ	=	ہلال اطفال
تیسرا درجہ	=	قمر اطفال
چوتھا درجہ	=	بدر اطفال

ان امتحانات کے نصاب کی کتابیں "کامیابی کی راہیں" کے نام سے الگ الگ شائع شدہ ہیں۔ اور مرکز سے قیمتاً حاصل کی جا سکتی ہیں۔

جملہ مربیان و ناظمین اطفال تعلیمی کلاسیں لگا کر بچوں کو نصاب کی اچھی طرح سے تیاری کرا دیں۔ سب احمدی والدین سے بھی درخواست ہے کہ گھروں میں درس و تدریس کے ذریعہ بچوں کو تیاری میں مدد دیں اور اس بات کی نگرانی رکھیں کیا ان کے بچے امتحان کی اچھی طرح سے تیاری کر رہے ہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی شائع شدہ نئی کتب

از

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

اس سال اللہ تعالےٰ کی توفیق سے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ اشاعت نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مندرجہ ذیل کتب شائع کی ہیں احمدی خواتین کو چاہیئے کہ یہ کتب خریدیں ہر احمدی گھرانہ میں کم از کم ایک ایک کتاب کا ہونا ضروری ہے۔ لجنات کو چاہیئے کہ وہ اپنے مقامات پر ان کتب کے شائع ہونے کا اعلان کرتی رہیں۔ جو لجنات ایک سو روپے کی کتب سے زائد منگوائیں گی ان کو فی روپیہ دو آنے کمیشن دیا جائے گا۔

۱۔ الازھار لذوات الخمار

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں احمدی مستورات سے جو خطبات فرمائے اُن کا مکمل مجموعہ شائع کیا گیا ہے اعلیٰ کاغذ پر شائع شدہ کتاب کی قیمت گیارہ روپے۔ معمولی کاغذ کی کتاب کی قیمت سات روپے۔ اور بغیر جلد کے چھ روپے

۲۔ المصابیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ان آٹھ تقاریر کا مجموعہ جو آپ نے مستورات کے جلسوں میں فرمائیں یا ان کے متعلق ارشادات فرمائے۔ ہر احمدی گھرانے میں یہ کتاب ضرور ہونا چاہیئے تا مستورات اُن کو پڑھ کر اپنے امام کی آواز پر جلد جلد لبیک کہہ سکیں۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ۔

۳۔ رپورٹ سالانہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

۶۶-۱۹۶۷ء

قیمت ــــ تین روپے

ملنے کا پتہ

یہ تمام کتب

دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ سے مل سکیں گی

زیورات کے متعلق ہر قسم کی ضروریات کے لئے ہمیں خدمت کا موقعہ دیکر مشکور فرمائیں میاں عبد السلام عبد المنان ناصر پاک جیولرز ربوہ گولبازار

اکسیر پائیوریا گرم پانی کا لگنا اور منہ کی بدبو دور کرنے کیلئے اکسیر ہے مکمل کورس ۵/۲ روپے
مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا (پائیوریا) دانتوں کا ہلنا ٹھنڈے اور
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ فون نمبر ۳۴

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ ان وصایا کو جو نمبر ہوئے جارہے ہیں۔ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۲۱۱

میں رحمت بی بی صاحبہ زوجہ نظام دین قوم جٹ سدھو پیشہ خانہ داری عمر ۔ سال بیعت ۵ء۱۹ ساکن محلہ دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲-۹-۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اسکے علاوہ کوئی جائیداد اور آمد نہیں۔

۱۔ مبلغ تین صد روپے نقد میرے پاس موجود ہے ۲۰۔ حق مہر -/۳۲ روپے تھا جو مدت ہوئی اپنے خاوند سے وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۴ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۴ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- نشان انگوٹھا رحمت بی بی

گواہ شد:- معین الدین معین کریانہ سٹور گولبازار ربوہ ۶۲-۱۰-۱

گواہ شد:- رحمت علی برادر موصیہ دارالیمن شرقی

ربوہ ۔ وصیت ۶۲-۳-۲۲

مسل نمبر ۱۹۲۱۲

میں یوسف عثمان ولد عثمان صاحب قوم افریقن پیشہ مبلغ عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲/۳/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۱۲۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

العبد:- یوسف عثمان ۶۲/۳/۱۲

گواہ شد:- ملک مبارک احمد استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ۔

گواہ شد:- شیخ مبارک احمد سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ ۔ ۶۲/۳/۱۲

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور تحریر فرمایا کریں۔

ولادت

میرے بڑے لڑکے منیر احمد بٹ آرڈیننس ڈپو کوئٹہ کو اللہ تعالیٰ نے ۳ر اپریل کو دوسرا لڑکا عطا کیا ہے۔ جو چوہدری نذیر احمد خان آف ہڑپہ کا نواسا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے نومولود کا نام منور احمد تجویز فرمایا ہے۔ جملہ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے خادم احمدیت اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(خاکسار بشیر احمد بٹ ۱۸/۳۰۳ بلدیوا روڈ کوئٹہ)

ہر قسم سامان بجلی تیار کیا جاتا ہے

مثلاً اعلیٰ کوالٹی (۱) سائڈ وسوچ کیبا ٹینڈ ۱۵۔ ایمپیرز تھری پن پورسلین (۲) پلگ ٹاپ ۱۵ ایمپیرز تھری پن (۳) ساکٹ ۵ ایمپیرز تھری پن پورسلین (۴) ساکٹ ۵۔ ایمپیرز دو پن پورسلین وغیرہ

SSI — SYMBOL OF QUALITY

شفیع سنز انڈسٹریز سمال انڈسٹریز سٹیٹ سیالکوٹ ۴

ہیضمین
ہیضہ کی تریاق گولیاں

یہ گولیاں ہیضہ جیسے وبائی امراض کے لئے بہت کامیاب ہیں
بدہضمی کی جملہ امراض کیلئے مفید ہیں
حفظ ماتقدم کے طور پر اس کا استعمال ہیضہ سے محفوظ رکھتا ہے
آج ہی ایک شیشی خرید یئے قیمت فی شیشی -/۲ روپے
تیار کردہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ پردہ کلا تھ بیڈ بسترے۔ فرشی دریاں۔ کھیس تولئے۔ جانماز تھوک و پرچون مل سکتے ہیں۔
وسیم ٹیکسٹائل ہاؤس
چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار۔ لائلپور

خلیل پولٹری فارم ربوہ

سے وائٹ لیگہارن کی جدید ترین نسل کی مرغیوں کے بچے نکالنے والے انڈے نہایت ارزاں قیمت پر حاصل کریں۔ ان مرغیوں کی سالانہ اوسط ۲۰۰ انڈوں سے زائد ہے
سعید اللہ خاں

آپ کے گھر میں

تریاق کبیر کی ایک شیشی ہر وقت موجود رہنی چاہیئے تاکہ پیٹ درد ہیضہ متلی اور دستوں کا فوری علاج کیا جاسکے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ

تیار کردہ
دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۱-۱۵	۱۱-۱۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۱۵	۵-۰۰
لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۴۰	۸-۱۰	۸-۳۰	۹-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۰۰	۱۲-۳۰ بعد دوپہر	۱-۰۰	۲-۱۰	۳-۲۰	۴-۱۰	۵-۱۰	۵-۳۰
لاہور تا گوجرانوالہ	۴-۱۵	۹-۱۵	۲-۰۰ بعد دوپہر														
گوجرانوالہ تا لاہور	۴-۱۵	۹-۲۰	۵-۴۵ بعد دوپہر														

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق سٹاف کی خدمات حاصل ہیں۔
محمد علی ظفر برائے مینیجر

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
پرنس
ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کریں (مینیجر)

حب اٹھرا مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا فی تولہ ۲ روپے مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

ہمدردِ نسواں (رجسٹرڈ اٹھرا) مرضِ اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

۷۰ فی صدی کمیشن
افتابی سلاجیت

جوڑوں کے درد، عرق النساء کے لئے ضعف، اعصاب و کمزوری کے لئے تریاقی صفت اکسیر ہے خوراک ۳ ماشہ ہمراہ دودھ استعمال کریں ملنے کا پتہ:
جڑی بوٹی سپلائی مانسہرہ ضلع ہزارہ

قرآنی حقائق بیان کرنے والا

ماہنامہ **الفرقان** ربوہ

تبلیغی و علمی مجلہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ عیسائی پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دیئے جاتے ہیں۔ غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری ہیں۔

سالانہ چندہ صرف ۔۔ ۶ روپے
(منیجر الفرقان ربوہ)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ **تحریک جدید** ربوہ کا

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور
غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھائیں

سالانہ چندہ: صرف ۲ روپے (مینیجنگ ایڈیٹر)

ضروری اعلان

اپریل ۱۹۶۸ء کے بل

ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ براہِ مہربانی جملہ ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقم ۱۰ مئی تک ضرور بھجوا دیں۔ ورنہ دفتر ہذا بنڈلوں کی ترسیل مجبوراً روک دے گا۔

(مینیجر الفضل)

ہو گئی نگری دل کی سونی

یہ زمین و آسمان، یہ بحر و بر، یہ دشت و بیاباں
یہ گلزار و چمن، یہ دستۂ گل، یہ تختۂ زمردیں۔ یہ
گیاہ خود رو، یہ نسرین و نسترن، یہ بلبل شیریں نوا
یہ قمری دل کش صدا، یہ لالۂ صحرائی
یہ رنگ شفق شام، یہ دور بادۂ گلفام
یہ ساری لذتیں اور نعمتیں اسی وقت تک دل کا دامن اپنی طرف کھینچتی ہیں جب زندگی ولولے سے بھرپور ہو، جب زندگی میں امنگ ہو، ترنگ ہو، جوش ہو خروش ہو،
لیکن آپ! ان لذتوں اور نعمتوں سے لطف اندوز نہیں ہو سکتے۔ آپ کے لئے پھول کانٹا ہے، آپ کے لئے صدائے بلبل سامعہ خراش ہے۔ زندگی کے جمگھٹ یاروں کی مجلسیں، دوستوں کی محفلیں آپکے لئے بے کار اور قطعاً بے کار ہیں، اور

سچ تو یہ ہے

کیا لطف انجمن کا جب دل ہی بجھ گیا ہو!
لیکن آپ کا دل کیوں بجھ گیا ہے؟
ہم بھی جانتے ہیں، آپ بھی جانتے ہیں
آیئے ہم آپکے دل کو پھر مسرور و مخمور بناتے ہیں،
کتاب تاج الصحت مفت منگوا کر پڑھیے
اور غلط کاریوں کی تلافی کر لیجیے

دواخانہ تاج کمپنی لمیٹڈ
ڈاکخانہ تاج کمپنی پوسٹ بکس ۵۳ کراچی

نصرت ریڈنگ پیڈ

جس پر بلاک
رسیدیں سکافِ عمارہ
چھپا ہوا ہے

ملنے کا پتہ:
نصرت آرٹ پریس ربوہ

قابلِ اعتماد سروس

سرگودہا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی!
کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں۔ (منیجر)

عمارتی لکڑی

14

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار، کیل، پڑتل، چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔
ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں

ستارہ ٹمبر سٹور ۹۰ فیروزپور روڈ لاہور

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کیلئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

اور

چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز، دی مال لاہور فون نمبر ۶۲۲۳۲

سرمہ نور والوں کا

نورانی کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ

قیمت ایک روپیہ ۲۵ پیسے

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

اطباء، ڈاکٹر، روسا، امراء اور بڑی بڑی برگزیدہ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے جو امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ فی تولہ ۔۔ ۲ روپے

طاقت کی دوائی

مایوس اور کمزور نوجوانوں کا زندگی بخش علاج
مکمل کورس ۔۔ ۳۰ روپے

اکسیر اٹھرا

بچے ضائع ہو جاتے ہوں پیدا ہو کر مر جاتے ہوں اس کا استعمال از حد مفید ہے مکمل کورس ۔۔ ۱۸ روپے

ادویات ملنے کا پتہ **شفاخانہ رفیق حیات** رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

ھو الشافی

ہیضہ کی مشہور طبی غذا

ربوہ کا مشہور تحفہ

ہاضموں رجسٹرڈ

بورڈ آف یونانی سسٹم آف میڈیسن کو پیش کردہ مصدقہ نسخہ جس کے اندر پودینہ، لونگ، گل مدار، سیر گھیکوار، نوشادر، جوہر اجوائن، سرکہ انگوری وغیرہ کیمیکل طریق سے شامل کئے جاتے ہیں۔ ہیضہ کے لئے بہترین چورن ہے۔ ہر گھر میں ہر وقت موجود ہونا چاہئے۔ ربوہ کے ہر دکاندار سے خریدیں۔ قیمت فی پیکٹ ۱۳ پیسے شیشی نصف پاؤ ڈیڑھ روپیہ۔ تیار کردہ دواخانہ ہاضموں رجسٹرڈ ربوہ (بالمقابل ایوان محمود)

قائم شدہ ۱۹۵۶ء

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (منیجر)

ویسٹ پاکستان ریلوے بورڈ

ٹنڈر نوٹس

تمام متعلقہ افراد کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ ٹنڈر برائے انکوائری نمبر ۲/۶۸/۲۸/E-II-2 بابت ایڈیشنگ مشین، ایڈیٹنگ ٹی پلاسٹرز وغیرہ جو پاکستان ویسٹرن ریلوے کے لئے درکار ہیں اب ۹۸/۵/۲۰ دو بجے دوپہر تک وصول کئے جائیں گے اور ۶۸/۵/۲۱ (دس بجے دن) کھولے جائیں گے ٹنڈر فارم ۶۸/۵/۱۸ تک فروخت کئے جائیں گے

اے ایچ خان پی آر ایس برائے سیکرٹری ریلوے بورڈ۔

۱۹/۱۱(۷) ۶۸

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے **نور نظر** اولاد نرینہ کے لئے کورس ۲۵ روپے **خورشید یونانی دواخانہ** رجسٹرڈ ربوہ فون ۱۸

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۲۶ اپریل تا ۲ مئی ۱۹۶۸ء

۱۔ اس ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ۔

۲۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۶ اپریل کو مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے ذکر الٰہی کی بنیادی اہمیت پر روشنی ڈال کر احباب کو توجہ دلائی کہ وہ تسبیح و تحمید اور درود پر مشتمل اس دعا کا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بذریعہ الہام سکھائی گئی تھی پورے تعہد کے ساتھ بکثرت ورد کرتے رہیں۔ اس ضمن میں حضور نے اس امر پر بھی روشنی ڈالی کہ تسبیح و تحمید اور درود کا کم از کم ایک مقررہ تعداد میں ورد آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات سے ثابت ہے۔ اس ضمن میں حضور نے بعض مثالیں بھی بیان فرمائیں۔

۳۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۶ اپریل کو ساڑھے پانچ بجے شام "ایوان محمود" میں تشریف لا کر مجلس خدام الاحمدیہ کی پندرھویں مرکزی تربیتی کلاس کا افتتاح فرمایا۔ تلاوت قرآن مجید اور خدام سے ان کا عہد دہرانے کے بعد حضور نے پہلے دعا کرائی اور پھر کلاس میں شریک خدام کو افتتاحی خطاب سے نوازتے ہوئے انہیں اپنی زندگیوں میں اسلام کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضور نے فرمایا اگر احمدی نوجوان صحیح معنوں میں اسلام کے مطابق زندگیاں گزارنے والے ہو جائیں تو دنیا میں ایک انقلاب عظیم رونما ہوئے بغیر نہ رہے گا۔ حضور کا یہ پُر معارف خطاب نصف گھنٹہ تک جاری رہا۔ خدام کی یہ مرکزی تربیتی کلاس جس میں مغربی پاکستان کی مختلف مجالس خدام الاحمدیہ کے نمائندے شرکت کر رہے ہیں۔ ۱۰ مئی تک جاری رہے گی۔

۴۔ ۲۷ اپریل کو مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز مغرب مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں صدارت کے فرائض سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ادا فرمائے۔ اس اجلاس میں علی الترتیب محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے (کنٹیب) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "فری میسن مسلط نہیں کئے جائیں گے کہ اس کو ہلاک کریں" کے موضوع پر محترم میر محمود احمد صاحب ناصر پروفیسر جامعہ احمدیہ نے "تحریف بائیبل کی تاریخ" کے موضوع پر اور محترم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال (آمد) نے "ہمسایہ کے حقوق از روئے اسلام" کے موضوع پر مفصل اور پر مغز مقالے پڑھے۔
آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حاضرین کو زریں ارشادات سے نواز کر انہیں ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا جب محترم قاضی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کے تعلق میں خدائی بشارتوں کا ذکر کر رہے تھے میں یہ سوچ رہا تھا کہ کیسی اہم اور عظیم ذمہ داریاں ہیں جو ان بشارتوں کی وجہ سے ہم پر عائد ہوتی ہیں۔ اس الہام میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ بعض خفیہ نوعیت کی تنظیمیں خفیہ سازشوں اور خفیہ ہتھیاروں سے اسلام پر حملہ آور ہوں گی۔ لیکن خدا اپنے فضل سے انہیں ناکام کر کے تباہ و برباد کر دے گا۔ اس ضمن میں ہم پر یہ اہم اور عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم اپنی قربانیوں کو انتہائی معیار تک پہنچائیں اس کے بغیر ہم خدائی افضال کو جذب کرنے کے اہل نہیں بن سکتے۔ اسی طرح ابھی تحریف بائیبل کی تاریخ مختصر طور پر بیان کر کے اس ضمن میں بعض نئے انکشافات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ جن سے بائیبل کا محرف و مبدل ہونا اور روشن کی طرح عیاں ہو جاتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا فضل ہے کہ ایک طرف اس نے آج سے ستر اسی سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کاسر صلیب کی حیثیت سے مبعوث فرمایا۔ اور دوسری طرف اس نے ایسی بے شمار تاریخی حقیقتیں اور شواہد مہیا کرنے شروع کر دیئے جن سے بائیبل کا محرف و مبدل ہونا اور مروجہ عیسائی عقائد کا غلط ہونا ثابت ہوتا چلا گیا۔ جدید انکشافات کا یہ سلسلہ برابر جاری ہے۔ اس ضمن میں ہم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم ان نئے علوم سے جو اس ضمن میں روز بروز ظاہر ہو رہے ہیں پوری پوری واقفیت حاصل کریں اور پھر ان کی مدد سے بھی اسلام کی صداقت کو دنیا پر آشکار کریں۔ اسی طرح ابھی آپ نے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمسایہ کے کتنے زبردست حقوق مقرر فرمائے ہیں۔ ان حقوق کی ادائیگی بجائے خود ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے لیکن ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ یہ سب ذمہ داریاں ہماری طاقت اور استعداد سے زیادہ نہیں ہیں۔ خدا تعالیٰ کسی پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی ان ذمہ داریوں کو نہایت احسن طریق پر ادا کریں۔ اس مختصر خطاب کے بعد حضور نے دعا کرائی اور یہ جلسہ حضور کی اقتدا میں نماز عشاء ادا کرنے کے بعد اختتام پذیر ہوا۔

۶۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بغرض علاج ۲۶ اپریل کو ربوہ سے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ وہاں سے آمدہ یکم مئی کی اطلاع مظہر ہے کہ اُس رات طبیعت زیادہ ناساز رہی۔ رات بھر نیند نہیں آئی۔ گھبراہٹ اور بے چینی بہت تھی۔ کھانسی کی بھی تکلیف ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

دردمندانہ درخواستِ دعا

قادیان سے آمدہ تازہ اطلاع سے پتہ چلا ہے کہ اپریشن کے بعد گھر میں آکر میرے پیارے بیٹے یونس احمد کی بیماری خطرناک طور پر بڑھ گئی ہے اور اب کوئی دوا کارگر نہیں ہو رہی۔ قادیان کے سب درویش دعائیں لگے ہوئے ہیں کوئی تعجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ کا معجزہ دکھائے اور میرے بیٹے کو زندگی بخش دے۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے بچے پر رحم فرمائے۔ اور اسے مکمل تندرستی عطا فرمائے۔ آمین۔

(غمزدہ خاکسار محمد شفیع اسلم۔ دار الرحمت وسطی۔ ربوہ)

زمیندار بھائی فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی رقوم جلد ادا کر دیں

الحمد للہ کہ اس دفعہ بفضلِ خدا گندم کی فصل توقع اور امید سے بڑھ کر بہت اچھی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص کرم و احسان سے زمیندار بھائیوں کے لئے اس فصل کو بہت بہت مبارک کرے اور آئندہ بھی انہیں اپنے فضل سے نوازتا رہے۔ زمیندار بھائیوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل پر خاص سجدۂ شکر بجا لانا چاہیئے اور شکرانہ کے طور پر بڑھ چڑھ کر خدمت دین کی غرض سے فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک کے لئے جو وعدے کئے ہیں ان کو مئی کے مہینے میں پورا کر دینا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے لئن شکرتم لازیدنکم کہ وہ شکر گزار بندوں کو بڑھ چڑھ کر اپنی نعمتوں سے نوازتا ہے۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

لجنات توجہ فرمائیں

لجنہ اماء اللہ کے چندے کا ششماہی میزان مجوزہ بجٹ سے تین ہزار روپے کم ہے۔ براہِ مہربانی نادہند لجنات اس طرف فوری توجہ دیں، اور ممبری چندہ جلد از جلد بھجوا دیں تاکہ بجٹ میں جو کمی ہو گئی ہے وہ پوری ہو سکے۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲